ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۷

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۲ | یکم ماہ صلح ۱۳۲۳ ہش | ۴ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ | یکم جنوری ۱۹۴۴ء | نمبر ۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ ماہ فتح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ½ ۸ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی کی ابھی شکایت ہے۔ مگر عام طور پر طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا کریں۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کو گذشتہ دس یوم سے بخار اور نزلہ کی تکلیف تھی۔ اور رات کو زیادہ تکلیف کے باعث نیند میں کمی کی شکایت تھی۔ پرسوں سے متلی اور قے کی بہت تکلیف ہے اور دو روز سے کوئی غذا پیٹ میں نہیں جا سکی۔ آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ دو دفعہ حضرت میر صاحب کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس نہایت بابرکت وجود کے لئے درد دل سے دعاء صحت فرمائیں۔

للہ الحمد

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر اور لاکھ لاکھ حمد ہے۔ اور اس نے محض اپنے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کے مخلصین کی دردمندانہ اور مضطربانہ دعاؤں کو سُنا۔ اور انہیں قبول فرما کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی روح القدس سے تائید اور نصرت فرمائی۔ اور جلسہ سالانہ کے ایام میں حضور کو غیر معمولی طور پر صحت اور توانائی بخشی۔ تا حضور دور دراز سے آنے والے ہزارہا شیدائیوں کی آنکھوں کو اپنے دیدار سے ٹھنڈک پہنچائیں۔ ملاقات سے اُن کے قلوب کو تسکین دیں۔ اور اپنے کلام سے انہیں روحانی آبِ حیات پلائیں۔ چونکہ حضور ایک لمبے عرصہ سے علیل چلے آرہے ہیں۔ اور بعض اوقات علالت نہایت شدت اختیار کر چکی ہے۔ جلسہ سے چند ہی روز قبل حضور پر دیگر عوارض کے علاوہ درد گردہ کا شدید حملہ ہوا۔ جس سے نقاہت بہت بڑھ گئی۔ جلسہ کے بالکل قریب کھانسی کی شدید تکلیف تھی۔ انہی حالات کے پیش نظر حضور نے ایک اعلان کے ذریعہ جو ۱۹ دسمبر کے "الفضل" میں شائع ہوا۔ احباب جماعت کو آگاہ فرمایا تھا۔ کہ:۔

"میری اپنی طبیعت بہت کمزور ہے۔ پھر بڑے زور کا حملہ نزلہ اور کھانسی کا مجھ پر ہوا ہوا ہے۔ اور سینہ میں درد اور گلے میں سخت خراش ہے۔ متواتر بیماریوں کی وجہ سے میں بہت کمزور ہو چکا ہوں۔ اس لئے ملاقاتوں اور تقریروں کے وقت میں معتدبہ کمی کرنی ضروری ہو گی۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ قربانی کر کے مجھے اس مالایطاق بوجھ سے بچائیں۔ غالباً اگر مجھے بولنے کی توفیق ملی۔ تو گھنٹہ دو گھنٹہ سے زیادہ نہ بول سکوں گا۔ اور ملاقاتیں رات کے وقت اگر کلی طور پر بند نہ کی گئیں۔ تو بہت حد تک محدود ضرور ہوں گی"۔

پھر حضور نے ۲۶ دسمبر کو جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریر میں بھی یہ ارشاد فرمایا۔ کہ

"چونکہ میری طبیعت خراب ہے۔ اس لئے میں ملاقاتوں کا بوجھ زیادہ برداشت نہ کر سکوں گا۔ اسی وجہ سے تقریروں میں بھی بہت کچھ کمی کرنے کی ضرورت ہو گی"۔

اور وہ احباب جو اس تقریر کے وقت موجود تھے۔ جانتے ہیں۔ کہ اس وقت حضور کو بار بار کتنی شدت کی کھانسی اٹھتی رہی۔ اور مختصر سی تقریر حضور نے کتنی مشکل سے ختم فرمائی۔

پھر حضور کی توجہ کو بٹانے والی اور بہت بڑی تشویش کا موجب سیدہ اُمّ طاہر احمد صاحبہ کی تشویشناک علالت تھی جنہیں جلسہ سے چند ہی روز قبل حضور بے حد نازک حالت میں علاج کے لئے لاہور لے گئے تھے۔ اور وہاں ہسپتال میں داخل کرانے کے بعد تشویشناک حالت میں ہی چھوڑ کر محض جلسہ سالانہ پر آنیوالے احباب جماعت کی خاطر واپس تشریف لے آئے تھے۔ ۲۶ دسمبر تک اُن کی حالت میں بھی کوئی افاقہ نہیں ہوا تھا بلکہ اُس دن حضور کو یہ اطلاع موصول ہوئی تھی۔ کہ ڈاکٹروں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سوائے اپریشن کے علاج کی اور کوئی صورت نہیں۔ اور بدھ کے دن اپریشن کرنا تجویز کیا ہے۔ حضور نے افتتاحی تقریر میں اس بات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "میں کوشش کروں گا۔ کہ مریضہ کے متعلق خطرہ پیدا ہوئے بغیر اگر اپریشن ایک دو دن کے لئے ملتوی کیا جا سکے تو کر دیا جائے۔ تا کہ میں جلسہ کے کام سے فارغ ہو کر وہاں چلا جاؤں۔ لیکن اگر ملتوی نہ کیا جا سکا۔ تو منگل کی شام کو مجھے لاہور جانا پڑے گا۔ اس وجہ سے منگل کے بعد جو ملاقاتیں ہیں وہ نہ ہو سکیں گی"۔

لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے عاجز بندوں کی دردمندانہ التجائیں قبول فرماتے ہوئے اتنا بڑا فضل کیا۔ کہ ایک طرف تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو ان ایام میں غیر معمولی طور پر طاقت اور توانائی بخشی۔ اور حضور نے حسب معمول پانچ تقریریں فرمائیں۔ جن میں دو بہت لمبی تھیں۔ نیز ملاقاتوں میں بھی کافی وقت صرف فرمایا۔ اور دوسری طرف سیدہ اُمّ طاہر احمد صاحبہ کو افاقہ بخشا۔ اور اپریشن کرنے کی جو فوری ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ وہ پیش نہ آئی سو اس طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ تقریروں کے ختم ہونے کے بعد بھی احباب کو ملاقات کا شرف بخش سکے۔ چنانچہ ۲۶ سے ۲۹ دسمبر تک حضور نے جماعتوں سے ملاقاتیں فرمائیں۔ اور آج ۳۰ دسمبر کو بھی بعض احباب کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔

خدا تعالیٰ کے اس خاص فضل پر جماعت احمدیہ جس قدر بھی سجدات شکر بجا لائے کم ہیں۔ اور جس قدر حمد کرے تھوڑی ہے۔ حضور کی کامل صحت کے لئے نیز سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ حضرت نواب محمد علی خاں صاحب اور سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت و عافیت کے لئے احباب کو خاص طور پر دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔

پھر یہ بھی بڑے شکر اور حمد کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلصین جماعت کو توفیق دی۔ کہ ہر قسم کی مشکلات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک بستی اور اپنے دینی و روحانی مرکز میں حسب معمول بہت کثرت کے ساتھ جمع ہوں۔ حالانکہ اس دفعہ بظاہر حالات سمجھا جاتا تھا۔ کہ شاید پہلے کی طرح کثرت سے احباب نہ آ سکیں۔ کیونکہ علاوہ اس کے کہ ہماری جماعت کے ہزاروں اصحاب جنگ کے لئے بھرتی ہو چکے ہیں جنہیں رخصت کا ملنا مشکل تھا۔ پھر قحط سالی اور گرانی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ اور ہماری جماعت کی اکثریت غربا پر مشتمل ہے۔ پھر ریل گاڑیوں میں سفر کرنا بے حد مشکل اور تکلیف دہ ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بھی انفلوئنزا کے خطرہ کے پیش نظر یہ اعلان فرما چکے تھے۔ کہ کمزور عورتوں اور چھوٹے بچوں کو جہاں تک ہو سکے۔ ہمراہ نہ لایا جائے۔ اور کمزور مرد بھی اس سال شمولیت جلسہ سالانہ کا ارادہ ملتوی کر دیں۔ لیکن پھر بھی مخلصین

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۳ دسمبر ۱۹۴۲ء تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

۱۴۰۵- میاں دین محمد صاحب امرتسر
۱۴۰۶- مریم بی بی صاحبہ "
۱۴۰۷- خیر احمد صاحب "
۱۴۰۸- رشید احمد صاحب "
۱۴۰۹- حمیدہ بیگم صاحبہ "
۱۴۱۰- غلام محمد صاحب کشمیر
۱۴۱۱- غلام رسول صاحب "
۱۴۱۲- غلام محمد صاحب بٹ "
۱۴۱۳- ثناء اللہ صاحب "
۱۴۱۴- عبد الرحمن صاحب "
۱۴۱۵- عبد الغنی صاحب "
۱۴۱۶- محمد علی صاحب "
۱۴۱۷- عبد الرحیم صاحب "
۱۴۱۸- محمد عالم صاحب سندھ
۱۴۱۹- ایک دوست لاہور
۱۴۲۰- عبد الرشید صاحب حوالدار جہلم
۱۴۲۱- غلام محمد صاحب گلکار کشمیر
۱۴۲۲- بیگم بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۱۴۲۳- عبد الرحمن خانصاحب کشمیر
۱۴۲۴- غلام محمد خان صاحب "
۱۴۲۵- اہلیہ عبد الرحمن خان صاحب کشمیر
۱۴۲۶- شاہ بیگم صاحبہ "
۱۴۲۷- وزیرہ بیگم صاحبہ "
۱۴۲۸- چوہدری غلام حیدر صاحب سیالکوٹ
۱۴۲۹- چوہدری عبد الرشید صاحب "
۱۴۳۰- " غلام محمد صاحب "
۱۴۳۱- " تاج دین صاحب "
۱۴۳۲- " محمد شریف صاحب "
۱۴۳۳- " محمد صادق صاحب "
۱۴۳۴- شیخ غلام مصطفےٰ صاحب 1st Bn The [illegible] Regiment [illegible] 12.A.B P.O. India
۱۴۳۵- عمر بی بی صاحبہ شیخوپورہ
۱۴۳۶- حسن علی صاحب شیخوپورہ
۱۴۳۷- بڈھائی صاحبہ "
۱۴۳۸- محمد صاحب "
۱۴۳۹- عبد الغنی صاحب "
۱۴۴۰- نور بیگم صاحبہ "
۱۴۴۱- حافظ گل محمد صاحب منٹگمری
۱۴۴۲- سلطان عالم صاحب بنگال
۱۴۴۳- عبد الستار خانصاحب "
۱۴۴۴- سردار علی بیگ صاحب پونچھ
۱۴۴۵- قاضی محمد رضوان صاحب راولپنڈی
۱۴۴۶- محمد شریف صاحب گوجرانوالہ
۱۴۴۷- محمد شریف صاحب لاہور
۱۴۴۸- حسن الدین صاحب "
۱۴۴۹- خدا بخش صاحب سرگودہا
۱۴۵۰- گوری بی بی صاحبہ کٹک
۱۴۵۱- خیر الدین صاحب ضلع گورداسپور
۱۴۵۲- برکت علی صاحب "
۱۴۵۳- چراغ بی بی صاحبہ "
۱۴۵۴- بشیراں بی بی صاحبہ "
۱۴۵۵- مقصود احمد صاحب "
۱۴۵۶- ارشاد احمد صاحب "
۱۴۵۷- برکت علی صاحب "
۱۴۵۸- رحمت علی صاحب "
۱۴۵۹- سرداراں بی بی صاحبہ "
۱۴۶۰- فاطمہ بی بی صاحبہ "
۱۴۶۱- حاکم بی بی صاحبہ "
۱۴۶۲- بشیراں بی بی صاحبہ "
۱۴۶۳- بشیر احمد صاحب "
۱۴۶۴- فضل بی بی صاحبہ "
۱۴۶۵- عبد الکریم صاحب کشمیر
۱۴۶۶- امام الدین صاحب "
۱۴۶۷- کاکا صاحب "
۱۴۶۸- جمعہ خانصاحب میرپور
۱۴۶۹- نور محمد صاحب ریاست جموں۔ پونچھ
۱۴۷۰- بشیراں بیگم صاحبہ گورداسپور
۱۴۷۱- محمد نواز صاحب قیصرانی ڈیرہ غازی خان
۱۴۷۲- عبد العزیز صاحب ملتان
۱۴۷۳- عبد الاحد صاحب مونگھیر۔ بہار
۱۴۷۴- حسین بی بی صاحبہ گوجرانوالہ
۱۴۷۵- فضل محمد صاحب چشتی امرتسر
۱۴۷۶- مہندی شاہ صاحب گجرات
۱۴۷۷- شریفاں بی بی صاحبہ ضلع ہوشیارپور
۱۴۷۸- محمد بی بی صاحبہ امرتسر
۱۴۷۹- شیخ مبارک علی صاحب کٹک
۱۴۸۰- اہلیہ صاحبہ شیخ مبارک علی صاحب کٹک
۱۴۸۱- رابعہ بی بی صاحبہ کٹک
۱۴۸۲- اشرف علی صاحب "
۱۴۸۳- ممتاز علی صاحب "
۱۴۸۴- شیخ فیاض محمد صاحب "
۱۴۸۵- نواب بی بی صاحبہ گورداسپور
۱۴۸۶- محمد زینت علی خانصاحب چوبیس پرگنہ بنگال
۱۴۸۷- محمد جمیل صاحب میرٹھ

اعلان نکاح

میری لڑکی صفیہ خانم کا نکاح ملک عبد المجید صاحب ملازم انڈین نیوی بمبئی کے ساتھ بعوض چار صد روپیہ مہر پر سید احمد علی صاحب مبلغ سلسلہ نے ۲۰ دسمبر کو بمقام قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ جانبین کے لئے بابرکت ہو۔

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے جلسہ سالانہ ۱۳۲۲ ہش کا تحفہ

شمائل احمد

شعبہ اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی ہدایات و راہنمائی کے ماتحت ایک کتاب "شمائل احمد" مرتب کی ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق و شمائل کی تصویر صحابہ کی محبت بھری زبان میں پیش کی ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنے قلم مبارک سے اس کا تعارف تحریر فرمایا ہے۔ جو "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے۔ مجلس مرکزیہ جملہ احباب جماعت خصوصاً اطفال و خدام احمدیت سے امید رکھتی ہے۔ کہ وہ ضرور اس پاکیزہ گلدستہ کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے کے خواہشمند احباب مجلس مرکزیہ کے دفتر سے یا مقامی کتب فروشوں سے دس آنہ فی نسخہ کے حساب سے خرید سکتے ہیں۔ (مہتمم شعبہ اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

سنو سنو

محکم ہے کیوں نظام ہمارا سنو سنو
کہتے ہیں ہم تو آپ ہی کی بہتری کی بات
اللہ نے دیا ہے محمد کو خود جو پیام
قرآن کے ظروف میں ہے جو سے طہور
احمد میں پھر بسا ہے جمال محمدی

محمود ہے امام ہمارا سنو سنو
یہ غور سے کلام ہمارا سنو سنو
بالکل وہی ہے پیام ہمارا سنو سنو
پُر ہے اسی سے جام ہمارا سنو سنو
اور احمدی ہے نام ہمارا سنو سنو

ہے قادیاں ہمارے لئے مادر وطن
گو ہو کہیں قیام ہمارا سنو سنو

روشن دین تنویر

عہدیداروں کی منظوری کا اعلان

کبیر والہ (ملتان)

پریذیڈنٹ۔ شیخ حبیب الرحمن صاحب
سیکرٹری مال۔ غلام محمد صاحب
" تبلیغ۔ ملک محمد الدین صاحب
" امور عامہ۔ خان محمود خان صاحب

کوئٹہ

جنرل سیکرٹری۔ ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب
سیکرٹری امور عامہ، آڈیٹر، قاضی } قاضی شریف الدین صاحب
سیکرٹری وصایا، امام الصلوٰۃ } ماسٹر عبد الکریم صاحب
سیکرٹری تبلیغ۔ مرزا احمد صادق صاحب
معاون سیکرٹری تبلیغ } بھائی عبد اللہ صاحب، شیخ فضل حق صاحب، بھائی احمد دین صاحب
سیکرٹری مال۔ بھائی احمد اللہ خان صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ میاں بشیر احمد صاحب

کراچی

سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ۔ مولوی محمد نواز صاحب
سیکرٹری نشر و اشاعت۔ بابو انور علی صاحب
محصل حلقہ رام سوامی۔ بابو انور علی صاحب
" " ملٹری ایریا۔ بابو منیر احمد خان صاحب

دولت پور (ٹھٹھہ کوٹ)

پریذیڈنٹ۔ چوہدری عبد الوحید صاحب انسپکٹر
آڈیٹر۔ شیخ نور دین صاحب

ادرا بھاگو بھٹی (سیالکوٹ)

سیکرٹری تبلیغ، " امور عامہ } شیخ محمد بشیر صاحب فاروقی
سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ چوہدری غلام نبی صاحب
" وصایا۔ چوہدری نبی بخش صاحب
" مال۔ چوہدری کریم بخش صاحب
امام الصلوٰۃ۔ چوہدری عمر دین صاحب
نقیب۔ " جھنڈے خانصاحب
محصل۔ " محمد مالک صاحب

چک ۵۶۵ گ ب (لائلپور)

پریذیڈنٹ۔ چوہدری غلام محمد صاحب
سیکرٹری امور عامہ و تحریک جدید } چوہدری عنایت اللہ صاحب

جلسہ سالانہ ۱۹۴۳ء کے اہم اور ضروری کوائف

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ امسال ۲۶ دسمبر ۱۹۴۳ء بروز اتوار سے شروع ہو کر ۲۸ دسمبر بروز منگل کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا الحمد للہ جلسہ کے اہم کوائف درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

مہمانوں کی تعداد

امسال باوجود اس کے کہ سپیشل گاڑیوں کا کوئی انتظام نہ ہو سکا تھا۔ اور دو ہی گاڑیاں قادیان آتی تھیں۔ اور باوجود اس کے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے کمزور عورتوں اور بچوں کے متعلق ارشاد فرما دیا تھا۔ کہ وہ اس سال شمولیت جلسہ کے لئے ارادہ ملتوی کر دیں۔ پھر بھی خدا اور اس کے رسول کے عاشق اور اپنے پیارے امام کے شیدائی تمام تکالیف برداشت کر کے اس مبارک موقعہ پر ہزاروں کی تعداد میں آئے۔ چنانچہ خوراک کی پرچیوں کے لحاظ سے ۲۶ دسمبر کی شام کو مہمانوں کی تعداد ۲۷۲۵۹ شمار کی گئی جو پچھلے سال کی اسی تاریخ سے کچھ زیادہ ہے۔

عام انتظامات

جلسہ کے عام انتظامات کی صورت یہ تھی۔ کہ افسر صاحب جلسہ سالانہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ناظر ضیافت تھے۔ اور آپ کے ماتحت تین ناظم مقرر تھے۔ اندرون قصبہ میں ماسٹر غلام حیدر صاحب دار العلوم میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور دار الفضل و دار البرکات میں صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب۔ ان کے ماتحت متعدد نائب اور معاونین تھے۔ جن کے ذمہ بروقت کھانا تیار کرانا اور گھروں اور جماعتوں میں پہنچانا تھا۔

سپلائی ڈسٹور

ہر سہ نظامتوں کے علاوہ ناظر صاحب ضیافت کی امداد کے لئے ایک چوتھی نظامت سپلائی ڈسٹور تھی۔ جس کے انچارج قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی اور نائب مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ تھے۔ یہ نظامت تمام ضروری اشیاء بروقت مہیا کرنے کی ذمہ دار تھی۔

کھانے کا انتظام

مہمانوں کے کھانے کے انتظامات حسب معمول تین مقامات پر کئے گئے (۱) اندرون قصبہ (۲) محلہ دار العلوم (۳) محلہ دار الفضل۔ دار العلوم کے لنگر سے محلہ دار العلوم اور دار الرحمت میں ٹھہرنے والے مہمانوں کے لئے بھی کھانا مہیا کیا جاتا۔ محلہ دار الفضل کا لنگر خانہ اپنے محلہ اور دار البرکات اور دار السعة کے مہمانوں کے علاوہ ملحقہ دیہات بھینی اور کھارا میں قیام کرنے والے مہمانوں کے لئے بھی کھانا مہیا کرتا۔ لنگر خانہ اندرون قصبہ سے ناصر آباد۔ دار الانوار۔ ننگل اور قادر آباد کے مہمانوں کو کھانا دیا جاتا۔ امسال اندرون قصبہ میں ۲۷ دار العلوم میں ۳۵ اور دار الفضل میں ۸ تنوروں پر شب و روز روٹیاں پکتی رہیں۔

انکوائری آفس

انکوائری آفس یا دفتر منتظم مکانات ایک تو اندرون شہر مدرسہ احمدیہ میں اور دوسرا بورڈنگ تحریک جدید میں تھا۔ یہ دفاتر ۲۴ گھنٹے کھلے رہتے۔ جن مہمانوں کی کوئی چیز گم ہو جاتی۔ وہ ان میں اطلاع دیتے۔ اسی طرح جنہیں کوئی چیز دستیاب ہوتی۔ وہ یہاں پہنچا دیتے۔ جسے مالک کے پاس پہنچانے کا انتظام کیا جاتا۔ مہمانوں کو ان کی قیام گاہ بتانا اور ان کے لئے مناسب انتظام کرنا بھی اسی دفتر کے ذمہ تھا۔

پہرہ کا انتظام

پہرہ کا انتظام نظارت امور عامہ کے سپرد تھا۔ اور اس کے انچارج چودھری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء تھے۔ جو والنٹیئر اس کام پر معین تھے۔ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حفاظت کا فرض ادا کرنے کے علاوہ قصر خلافت۔ اور مسجد مبارک میں بھی پہرہ دیتے رہے۔ قصر خلافت میں ملاقات کے وقت پہرہ کے انچارج میاں غلام محمد صاحب اختر ڈرافٹنگ آفیسر نیو دہلی تھے۔

جلسہ گاہ

حسب معمول جلسہ گاہ ہائی سکول کے میدان میں بنائی گئی۔ جس کا رقبہ ۲۱۱×۲۱۰ فٹ تھا۔ گزشتہ سال کی نسبت لمبائی چوڑائی میں ایک ایک فٹ کا اضافہ کیا گیا تھا۔ خان حامد حسین خان صاحب معاون ناظر دعوۃ و تبلیغ جلسہ گاہ کے افسر انچارج تھے۔ مبلغین ان کی ہدایات کے ماتحت انتظام کرتے۔ اور مستعدی کے ساتھ اپنی ڈیوٹیوں کو سر انجام دیتے رہے۔ زنانہ جلسہ گاہ سابقہ جگہ پر مسجد نور کے قریب تھی۔ خواتین بھی جلسہ میں کثرت سے شامل ہوئیں۔

تبلیغی کانفرنس

۲۷ دسمبر ۹ بجے شب زیر صدارت خان حامد حسین خان صاحب معاون ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ دفتر دعوۃ و تبلیغ میں تبلیغی کانفرنس ہوئی۔ جس میں مبلغین اور باہر کی جماعتوں کے سیکرٹریان تبلیغ شامل ہوئے۔ مولوی ابو العطاء صاحب نے تبلیغ احمدیت پر زور دینے کی طرف توجہ دلائی۔ اور بعض احباب نے اس کے متعلق مفید تجاویز پیش کیں۔

لوائے احمدیت

اس سال بھی لوائے احمدیت جلسہ گاہ میں سٹیج کے شمال مشرق جانب ایک بلند پول پر جلسہ کے ایام میں لہراتا رہا۔ اور اراکین خدام الاحمدیہ اس کے ارد گرد پہرہ دیتے رہے۔

خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے کیمپ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حسب معمول جلسہ کے قریب اپنا کیمپ لگایا۔ جہاں ان کا جھنڈا لہراتا رہا۔ اور دوران جلسہ میں انہوں نے مختلف خدمات سر انجام دیں۔ امسال انصار اللہ مرکزیہ کا کیمپ بھی خدام الاحمدیہ کے کیمپ کے قریب لگایا گیا جہاں بیرونی جماعتوں کے انصار کو ضروری معلومات بہم پہنچائی گئیں۔

طبی انتظام

نور ہسپتال دن رات کھلا رہا۔ اور ایک ڈاکٹر اور کمپاؤنڈر ہر وقت موجود رہتے انچارج جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب تھے۔ ان کے ساتھ ڈاکٹر رحیم بخش صاحب کام کرتے رہے۔ بورڈنگ تحریک جدید کے مشرقی گیٹ پر بھی ایک ڈسپنسری کھولی گئی۔ جس کے انچارج ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب تھے۔ اسی طرح بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں ایک ڈسپنسری تھی۔ جس کے انچارج ماسٹر نذیر حسین صاحب تھے۔

طبی انتظام کے متعلق جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے جو مختصر اطلاع دی ہے وہ یہ ہے۔

امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک بڑی تعداد مریضوں کی جن کو زیادہ تر کھانسی اور زکام تھا ہسپتال میں زیر علاج آئے۔ ان کے علاوہ ایک بھائی منشی محمد دین صاحب سابق کلرک مدرسہ احمدیہ Brain fever کے سخت حملہ میں مبتلا ہو کر ہسپتال میں زیر علاج آئے۔ ان کے علاج میں بہت محنت اور کوشش کرنی پڑی۔ چنانچہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ڈاکٹر رحیم بخش صاحب ڈاکٹر محمد احمد صاحب اور ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب اور خاکسار نے حسب توفیق ان کی خدمت میں حصہ لیا۔ مریض کی حالت اب رو بصحت ہے۔ دو کیس درد گردہ کے داخل شفاخانہ ہوئے۔ یہ دونوں صحت یاب ہو گئے۔ ایک دوست سندھ کے رہنے والے نمونیہ میں مبتلا ہوئے۔ ان کو ۲۸ اور ۲۹ تاریخ کی درمیانی شب ریل گاڑی میں بیٹھے ہوئے نمونیہ کا حملہ ہو گیا ہسپتال میں لائے گئے۔ ان کا علاج معالجہ جاری ہے۔ اور پہلے سے حالت بہتر ہے۔

موسمی کیفیت

جلسہ کے ایام میں عام طور پر مطلع صاف رہا۔ ۲۷ و ۲۸ دسمبر کی درمیانی شب کو کسی قدر بوندا باندی ہوئی۔ لیکن صبح کو مطلع صاف ہو گیا۔

غیر مسلم اصحاب

غیر احمدی اصحاب کے علاوہ بعض غیر مسلم دوست بھی جلسہ میں شریک ہوئے جن غیر مسلم اصحاب کے کھانے کا انتظام جلسہ کے انتظامات کا حصہ تھا۔ ان کی تعداد چالیس کے قریب تھی۔

آمد و رفت کا انتظام

ریل گاڑیوں کی قلت کی وجہ سے جلسہ پر آنے والے احباب کی سہولت کے لئے بٹالہ میں ٹانگوں اور گڈوں کا انتظام کیا گیا چنانچہ ۲۴ر اور ۲۵ر دسمبر کو وہاں سے گڈے کے ذریعہ سامان لایا گیا۔ بعض مہمانوں کو لاری کے ذریعہ لانے کا انتظام کیا گیا۔ ۲۵ر اور ۲۶ر دسمبر کو شام کی گاڑی سے قادیان تک کے لئے زائد بوگیوں کا انتظام تھا۔ اسی طرح واپسی پر ۲۹ر اور ۳۰ر دسمبر کو شام کی گاڑی سے دو بوگیاں سیدھی لاہور تک کے لئے لگائی گئیں۔ گاڑیوں کی قلت اور پھر صبح کی گاڑی کے بہت سویرے روانہ ہونے کی وجہ سے سواریوں کو بہت تکلیف اٹھانی پڑی۔

موصیوں کی نعشیں

امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن سید بشارت احمد صاحب ۲۴ر دسمبر کو اپنے خاندان کے حسب ذیل ارکان کی نعشیں قادیان لائے۔

۱۔ حضرت مولانا میر محمد سعید صاحب رضی اللہ عنہ سابق امیر جماعت حیدر آباد و ممبر مجلس معتمدین قادیان۔
۲۔ محترمہ سردار بیگم صاحبہ والدہ سید صاحب
۳۔ محترمہ غریب النساء بیگم صاحبہ اہلیہ نواب اکبر یار جنگ بہادر و ہمشیرہ سید صاحب
۴۔ محترمہ عظمت بانو بیگم صاحبہ خوشدامن سید صاحب
۵۔ محترمہ رحمت بی صاحبہ مادر رضاعی „
۶۔ محترمہ [illegible] النساء بیگم صاحبہ ہمشیرہ „
۷۔ محترم میر فضل احمد صاحب برادر „
۸۔ محترم حکیم میر سعادت علی صاحب „ „

۲۵ر دسمبر ۴ بجے سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے باوجود علالت طبع مدرسہ احمدیہ کے صحن میں ایک بڑی جماعت کے ساتھ نماز جنازہ ادا فرمائی۔ اور مغرب تک مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔

ان کے علاوہ حسب ذیل نعشیں بھی لائی گئیں

۹۔ امام بیگم صاحبہ زوجہ حاجی غلام احمد صاحب رضی اللہ عنہ۔ کریام ضلع جالندھر
۱۰۔ منشی فیض احمد صاحب پٹواری۔ زیرہ ضلع فیروزپور
۱۱۔ صدیقہ سلطانہ صاحبہ زوجہ عبد العزیز صاحب سیالکوٹ شہر
۱۲۔ محمد یامین صاحب نمبردار گنڈہ جیری ضلع شیخوپورہ
۱۳۔ چوہدری شاہ محمد صاحب [illegible] بیام ضلع گجرات

احباب سب کی ترقی درجات کے لئے دعا کریں۔

مضافات قادیان میں تبلیغ احمدیت کے متعلق اپیل

اور

مختصر سالانہ رپورٹ از ۲۴ر دسمبر ۱۹۴۲ء تا ۲۳ر دسمبر ۱۹۴۳ء

مقامی تبلیغ کا کام جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ نہایت ہی اہم کام ہے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خاص ارشاد کے ماتحت جاری کیا گیا ہے۔ مقامی تبلیغ کی گذشتہ تین سالوں کی رپورٹوں سے احباب کو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ ۱۹۴۰ء ۱۹۴۱ء و ۱۹۴۲ء تین سال میں پونے چار ہزار کے قریب اشخاص نے بیعت کی۔ اور ڈیڑھ سو کے قریب ایسے نئے دیہات میں بیعت ہوئی جہاں پہلے کوئی احمدی نہیں تھا۔

اس کام کے لئے صدر انجمن احمدیہ جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اور دیگر بزرگان سلسلہ کی امداد سے پہلے ایک ہزار روپیہ کے قریب رقم ماہوار مل جایا کرتی تھی۔ مگر اب چندے بہت کم ہو گئے ہیں۔ اور آمد کی مقدار پونے چار سو کے قریب ماہوار رہ گئی ہے۔ دوسرے روپے کی قیمت بہت زیادہ گر گئی ہے۔ اس لئے اس رقم سے اصل پیمانہ پر کام نہیں کیا جا سکا۔ نیز گرانی کی وجہ سے کارکنان کی تنخواہوں کو قریباً دگنا کرنا پڑا ہے۔ اور اسی قدر زیادتی سفر خرچ میں بھی کرنی پڑی ہے۔ جس کی وجہ سے عملہ میں بہت کمی کرنی پڑی۔ اور عملہ نصف سے بھی کم رہ گیا۔

ان کوائف سے ظاہر ہے۔ کہ جب تک مزید احباب ہماری امداد کے لئے کھڑے نہ ہو جائیں۔ اور چندہ پہلے سے تین گنا زیادہ نہ کیا جائے۔ کام اصل پیمانہ پر جاری نہیں رکھا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ امسال بیعت کرنے والوں کی تعداد ۶۳۰ ہے۔ اور دس نئے مقامات پر بیعت ہوئی ہے۔ ۱۴ جلسے کئے گئے ہیں۔ اور مجاہدین کے صرف آٹھ وفد باہر گئے ہیں۔ ہاں صدر انجمن احمدیہ کے کارکنان نے ہر ماہ کی درمیانی جمعرات کو یوم التبلیغ منایا۔ اور بعض کارکنان نے اپنے اپنے حلقہ تبلیغ میں دلچسپی اور اخلاص سے کام کیا۔

میں اس بات کی طرف بھی احباب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ بیعت کی کمی کی وجہ علاوہ اخراجات کی کمی کے یہ بھی ہے۔ کہ مارچ ۱۹۴۳ء میں پولیس نے میرے خلاف ایک مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ چلایا۔ جو اس وقت تک چل رہا ہے۔ اور پندرہ مرتبہ مجھے صرف اسی سلسلہ میں گورداسپور جانا پڑا ہے۔ اسی طرح جون ۱۹۴۳ء میں مولوی دل محمد صاحب نائب انچارج مقامی تبلیغ و دیگر بزرگان و احباب کے خلاف بھامڑی کے فساد کی وجہ سے مقدمے شروع ہوئے۔ جو اس وقت تک جاری ہیں۔ اور مزید مقدمات کی تیاری پولیس کر رہی ہے جس کی وجہ سے مقامی تبلیغ کا کام بند رہا ہے۔ اس لئے میں احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اجتماعی اور انفرادی دونوں رنگ میں درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان تمام روکاوٹوں کو جو مقامی تبلیغ اور سلسلہ احمدیہ کے دوسرے کاموں میں معاندین احمدیت کی طرف سے ڈالی جا رہی ہیں۔ دور فرمائے۔ کیونکہ ہمارے کام بجز اللہ تعالےٰ کی خاص نصرت اور تائید کے سر انجام نہیں پا سکتے۔ جہانتک دنیاوی سامان کا تعلق ہے۔ ہم قریباً ان سے تہیدست ہیں۔

علاوہ روپے کی امداد کے میری یہ بھی سکیم ہے۔ جیسا کہ میں گذشتہ رپورٹوں میں بھی تحریر کرتا رہا ہوں۔ کہ باہر کے ذی ثروت احباب ہماری اس رنگ میں مدد کریں۔ جس رنگ میں تحریک ملکانہ کے ایام میں کام کیا گیا تھا۔ اگر ہر وقت نصف درجن کے قریب احباب بھی حلقہ مقامی تبلیغ میں باہر سے آکر تبلیغی کام کرتے رہیں۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے امید ہے۔ کہ ضلع گورداسپور میں بہت جلد احمدیت کو اس رنگ کی کامیابی حاصل ہوگی۔ کہ ہم باقی ہمسایہ اسلامی فرقوں سے اکثریت میں ہو جائیں گے۔ یہ بات ہمارے لئے خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ کہ جماعت کو قائم ہوئے ساٹھ سال کے قریب ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک احمدیوں کے مرکزی ضلع میں بھی ان کی اکثریت نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہم دیہاتی جماعتوں کی تربیت نہیں کر سکے۔ کیونکہ جب تک دیہاتیوں کی اکثریت ہمارے حلقہ سے باہر ہے۔ اس وقت تک اقلیت کو ہمسایہ اکثریت کے اثرات سے صحیح رنگ میں محفوظ نہیں کیا جا سکتا۔

اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کو توفیق دے کہ آپ شعبہ مقامی تبلیغ کی ہر رنگ میں امداد فرمائیں۔ جو دوست اس شعبہ کی مالی امداد کرنا چاہیں۔ وہ اپنے عطیے دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ مد مقامی تبلیغ میں داخل فرمائیں۔ اور جو دوست تبلیغ کے لئے وقت دیں۔ وہ دفتر مقامی تبلیغ میں اپنے نام لکھوائیں۔ اور ساتھ وقت بھی کہ کتنا وقت دیں گے۔ اور کب سے کب تک۔ اسی طرح مالی امداد کا وعدہ کرنے والے احباب بھی وعدے دفتر مقامی تبلیغ میں لکھوائیں۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

خاکسار فتح محمد سیال۔ ایم۔ اے۔ نگران اعلیٰ مقامی تبلیغ

جنگ میں افسر بھرتی ہونیوالے دوستوں کے پتے مطلوب ہیں

جو احمدی نوجوان جنگ کے دوران میں فوج میں لفٹیننٹ یا اس سے کسی اعلیٰ رینک میں بھرتی ہوئے ہوں۔ ان کے موجودہ پتے نظارت بیت المال کو مطلوب ہیں۔ لہٰذا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان نوجوانوں کے رشتہ داروں کا فرض ہے۔ کہ ان کے موجودہ ایڈریسوں سے ناظر بیت المال کو جلد از جلد اطلاع دیں۔ اگر خود ان نوجوانوں کی نظر سے یا ان کے کسی دوست کی نظر سے یہ اعلان گذرے تو وہ مطلوبہ اطلاع جلد مہیا فرمائیں

ناظر بیت المال

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۰۸۴ منکہ امۃ القادر بنت ڈاکٹر غلام غوث صاحب قوم سید عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۱۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ بالیاں طلائی ۹ ماشہ وزنی اور نقد پچاس اور اٹھارہ روپے قرضہ لینا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ جو آمد ہو گی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتی رہونگی اور جائیداد کی کمی بیشی کی بھی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامۃ:۔ امۃ القادر۔ گواہ شد:۔ سید غلام غوث والد موصیہ۔ گواہ شد:۔ سید محمد اسمٰعیل چچا موصیہ

۷۰۸۳ منکہ کریم بی بی زوجہ قائم دین صاحب قوم الرائی عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن ہرسیاں ڈاک خانہ دیال گڑھ براستہ دھاریوال ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۲-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔

ڈنڈیاں نقرہ دو عدد قیمتی چار روپے ایک عدد مکان خام واقع ہرسیاں قیمتی یکصد روپیہ ہے یہ مجھے میرے خاوند نے مہر میں دیا ہے۔ کل قیمت -/۱۰۴ روپے ہوئی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر اس کے علاوہ بوقت وفات کوئی جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر مجھے کوئی اور آمد ہوئی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرواتی رہونگی میری اس وصیت کے میرے ورثاء ہر طرح پابند ہوں گے۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا کریم بی بی موصیہ گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن بی۔ اے موصی۔ ہرسیاں۔ گواہ شد:۔ بدر الدین ہرسیاں۔

۷۰۸۲ منکہ قائم دین ولد میاں الٰہی بخش صاحب قوم الرائی پیشہ کاشتکاری تاریخ بیعت ۱۸۹۸ء ساکن ہرسیاں ڈاک خانہ دیالگڑھ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۲-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ اراضی چاہی ۱۵ کنال واقع موضع ہرسیاں ہے۔ اس کا موجودہ نرخ -/۱۰۰ روپیہ کنال ہے۔ کل قیمت -/۱۵۰۰ روپے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ ایک عدد مکان خام ہے۔ جو میں نے اپنی بیوی کو مہر میں دیدیا ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی بشرح صدر وصیت کرتا ہوں کہ اگر مجھے کوئی آمد بصورت تجارت یا ملازمت ہوئی۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتا رہونگا۔ نیز اگر کوئی اور جائیداد بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے ورثاء میری اس وقت کی وصیت کے ہر طرح پابند ہوں گے۔ العبد:۔ قائم دین موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ بدر دین ہرسیاں گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن بی اے موصی ہرسیاں۔

۷۰۸۱ منکہ امینہ بیگم زوجہ محمد عزیز الدین صاحب قوم راجپوت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۱۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں۔ جائیداد منقولہ حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ -/۲۰۰ روپے جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اس کے علاوہ اور کوئی میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا امینہ موصیہ۔ گواہ شد:۔ محمد عزیز الدین ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ محمد صدیق

واقف زندگی دارالمجاہدین قادیان۔

۷۰۸۰ امۃ العزیز بنت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب قوم سید عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۱۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ بالیاں طلائی ایک جوڑی ۷ ماشہ اور نقد -/۸۰ روپے ہیں۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر کوئی اور آمد ہوئی۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہونگی۔ آمد اور جائداد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ امۃ العزیز

اعلانات نکاح

۱۔ برادرم عزیز عطاء اللہ صاحب ولد جناب مولوی رحمت اللہ صاحب باغانوالہ مرحوم اسسٹنٹ کامرس ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا شملہ کا نکاح نذیر بیگم دختر میاں محمد اکبر علی صاحب سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز محلہ دارالرحمت قادیان کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب نے بعد نماز فجر مورخہ ۲۹ ۱۲/۴۲ کو مسجد مبارک میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے مبارک فرماوے۔ خاکسار ہدایت اللہ منصور بنگوی۔ نئی دہلی

۲۔ برادرم محمد شفیع صاحب ہاشمی گجو چک ضلع گجرانوالہ کا نکاح زہرہ بیگم صاحبہ بنت پیر بشیر احمد صاحب ہاشمی گولیکی ضلع گجرات بعوض مبلغ -/۵۰۰ مہر پر حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار سید علی ہاشمی ہیڈ ماسٹر لورہ ۱۱۶ ضلع شیخوپورہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

برلن ۲۹ر دسمبر۔ جرمن نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ فیلڈ مارشل رومیل اور مارشل فان رنسٹیڈٹ نے دوسرے محاذ کی جنگی کونسل بنالی ہے۔ مارشل رنسٹیڈٹ سے طویل مشورہ کرنے کے بعد مارشل رومیل کو مغربی یورپ میں جنگ کی مکمل تیاریوں کے متعلق پورا یقین ہوگیا۔

برلن ۲۹ر دسمبر۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ جرمنوں نے روسی حملہ کے بعد نیول کے رقبہ میں اپنی حفاظتی لائنوں کو اور چھوٹا کر لیا ہے۔

قاہرہ ۲۸ر دسمبر۔ عنقریب بغداد میں عرب ممالک کے اتحاد کے متعلق شام کے وزیر خارجہ اور عراقی لیڈروں میں بات چیت ہونیوالی ہے۔ شام کے ڈیلیگیٹ آج عراق کے لئے روانہ ہوگئے ہیں۔ تو قاہرہ میں عربوں کی ایک عام کانگریس بلائی جائے گی۔

سندھ ۲۹ر دسمبر۔ آج صبح ہزارہا یاتریوں نے گوبند سنگھ جی کے صاحبزادوں کی یادگار گوردوارہ فتح گڑھ صاحب کی زیارت کی۔ جلوس گوردوارہ فتح گڑھ صاحب سے شروع ہوکر گوردوارہ جیوتی سروپ میں ختم ہوا۔ مہاراجہ پٹیالہ جلوس میں ننگے پاؤں شامل ہوئے۔ اور گرنتھ صاحب کی سواری کے پیچھے پیچھے چلتے رہے۔

انقرہ ۲۹ر دسمبر۔ ترکی گورنمنٹ نے اپنی پارلیمنٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ قومی ڈیفنس کے لئے ۱۳ کروڑ پونڈ کا نیا اور غیر معمولی قرضہ لیا جائے۔

لاہور ۳۱ر دسمبر۔ آج خان بہادر فضل الٰہی سے پنجاب گورنمنٹ کے نمائندگان نے ملاقات کی۔ انہوں نے بتایا کہ وہ فی الحال بہت سی چیزوں کی قیمت مقرر نہیں کرے گی۔ اس کے علاوہ انہوں نے لاہور کے ۸۰ بڑے بڑے دوکاندار جن میں سچلہ بوٹ ہوس۔ باٹا بوٹ ہوس اور لیلا رام اینڈ سنز اور بہت سے پارچہ فروش بھی ہیں۔ ناجائز منافع بازی آرڈیننس سیکشن ۱۱ کے ماتحت نوٹس دیئے گئے ہیں کہ وہ اپنی دوکانوں پر ہر چیز کی قیمت لکھ کر آویزاں کریں۔

امرتسر ۲۹ر دسمبر۔ آل انڈیا ہندو وومن کانفرنس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ جن میں ایک یہ تھا کہ لڑکیاں والدین کی جائداد میں حصہ دار نہ ہوں۔ لیکن اپنے خاوندوں کی جائداد میں مساوی حصہ دار ہوں۔ ہندو لڑکیوں سے اپیل کیا گیا کہ وہ ایسے نوجوان سے شادی کرنے سے انکار کردیں۔ جو جہیز کا مطالبہ کریں۔ لوکل باڈیوں میں عورتوں کے لئے نیابت کا مطالبہ کیا گیا عورتوں سے کہا گیا کہ وہ اپنی حفاظت کیلئے مسلح ہوں۔

امرتسر ۳۰ر دسمبر۔ ہندو مہاسبھا کا اجلاس آج ۸½ بجے شام بڑے جوش و خروش میں ختم ہوا۔ ڈاکٹر مکرجی صدر نے اپنی تقریر کے دوران میں کہا کہ وہ عدم تشدد کے بارے میں مہاتما گاندھی سے اتفاق رائے نہیں رکھتے۔ تشدد کو روکنے کیلئے تشدد ضروری ہے۔ سو دشمن کے دل میں خوف پیدا کرنے کے لئے تشدد کی اجازت ہے۔

لنڈن ۳۰ر دسمبر۔ کل رات انگریزی ہوائی جہازوں نے برلن پر جو حملہ کیا۔ برطانی ہوائی وزارت نے اس کے متعلق یہ اعلان کیا ہے۔ کہ یہ حملہ بہت بڑے پیمانہ پر کیا گیا۔ اس میں دو ہزار ٹن وزن سے زیادہ بم اور آتش افروز گولے پھینکے گئے۔ جن سے کئی جگہ آگ لگ گئی۔ اس آگ کے شعلے ۱۶ ہزار فٹ سے زیادہ بلند تھے۔ اسی وقت کچھ اور امریکی اور برطانی ہوائی جہازوں نے وسطی جرمنی میں حملے کئے۔ اور دشمن کے سمندر میں بھی بارودی سرنگیں بچھائیں۔ ان سب کارروائیوں کے بعد ۲۰ اتحادی ہوائی جہاز واپس نہیں آئے۔

لنڈن ۳۰ر دسمبر۔ جنرل آئزن ہاور کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آٹھویں فوج ایڈریاٹک سمندری کنارے والے علاقے میں اور آگے بڑھ گئی ہے۔ پانچویں امریکن فوج بھی اپنے مورچے پر آگے بڑھ رہی ہے۔ گشتی دستے سرگرمیاں دکھا رہے ہیں۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے دشمن کے علاقے میں دور دور تک حملے اور ریلوے کو نشانہ بنایا۔ شمالی اٹلی میں پانچ جگہ ریلوں پر حملہ کیا گیا۔ ان حملوں کے بعد ہمارا کوئی جہاز لاپتہ نہیں۔

واشنگٹن ۳۰ر دسمبر۔ جو امریکن فوجیں نیو برٹن میں راس گلاسٹر کے پاس اتری ہیں۔ انہوں نے اپنے مورچے اور چوڑے کر لئے ہیں۔ اراوے کے مورچے پر جاپانی اور امریکن فوجوں کی جھڑپیں ہو چکی ہیں۔ ایک جاپانی ہوائی اڈے پر ۵۰ ٹن سے زیادہ وزن کے بم گرائے گئے۔ رباول کی چھاؤنی پر پچاس جاپانی ہوائی جہازوں نے حملہ کیا جن میں سے ۱۵ گرالئے گئے۔ ہمارا صرف ایک جہاز کام آیا۔ نیوگنی میں آسٹریا کی فوج اور آگے بڑھ گئی ہے۔

ماسکو ۳۰ر دسمبر۔ روسی فوج نے پھر کراسٹین پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ کیف سے پچاس میل شمال مغرب میں ریلوے جنکشن ہے۔ جو بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ چھ ہفتے ہوئے روسیوں نے پہلے اس پر قبضہ کیا تھا۔ لیکن نومبر کے آخیر میں جرمنوں نے اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اب اس پر قبضہ کرنے کے بعد روسیوں نے آس پاس کی بہت سی بستیوں پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ جرمنوں نے ریسٹک کے بچاؤ کے لئے جو چوکیاں بنا رکھی ہیں۔ روسیوں نے اس پر قبضہ کر لیا ہے۔ پہلے خبر آئی تھی کہ اس کے شمال مغرب میں روسی فوجیں ایسے موقعہ پر پہنچ گئی ہیں کہ ان کی توپیں شہر پر گولہ باری کر سکتی ہیں۔ اس حملہ کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ جرمنوں کو نیکوپال کے علاقہ سے باہر نکال دیا جائے۔ جہاں تانبے کی کانیں ہیں۔

امرتسر ۳۰ر دسمبر۔ آل انڈیا مہاسبھا کے عہدیداروں کا جو نیا انتخاب ہوا ہے۔ اس میں مسٹر ساورکر کو صدر تجویز کیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۹ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سپین کے حکام نے فلانگسٹ پارٹی کے ان باوردی ممبروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ جو سارا گوسا کے برطانی سفارت خانے میں داخل ہوئے تھے اور برطانیہ کے وائس قونصل کی توہین کی تھی۔

لاہور ۲۹ر دسمبر۔ ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی لاہور بنگالی ایسوسی ایشن کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہر ایک بنگالی کو بالخصوص جو بنگال سے باہر رہتے ہیں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ بنگال کی اس مصیبت میں ہندوستان کے ہر ایک حصے سے ان کو مدد بہم پہنچائی گئی ہے۔ پنجاب کا حصہ بلاشک وشبہ سب سے بڑا ہے۔ پنجاب نے روپیہ، آدمیوں اور اجناس سے اس کی سب سے پہلے مدد کی۔ بنگال کا قحط انسانی پیداوار ہے۔ اور گورنمنٹ کے گول مال کا نتیجہ ہے۔ بنگال کے لوگ ان اشخاص کو کبھی معاف نہیں کریں گے۔ جو یہ مصیبت قحط اور موت کے لانے کے ذمہ دار ہیں۔ اس قحط سے بنگال کی سوشل اقتصادی زندگی کا شیرازہ بالکل بکھر گیا ہے۔

بوناسائرز ۲۹ر دسمبر۔ یوراگوئے کے برازیلی سفیر کی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے برازیل ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ماہ جنوری میں برازیل کی سرکاری فوجوں کے دو ڈویژن یورپ کے محاذ پر روانہ کردیئے جائیں گے۔

واشنگٹن ۲۹ر دسمبر۔ امریکہ کے وزیر بحر کرنل ناکس نے ایک پریس کانفرنس میں انکشاف کیا کہ امریکہ اس وقت ۴۲ سے زیادہ قسم کے طیارہ بردار بحری جہاز استعمال کر رہا ہے۔ جہاں تک نئے ہتھیاروں یا خفیہ ہتھیاروں کا تعلق ہے۔ بحری محکمہ بیکار نہیں بیٹھا رہا۔

لنڈن ۲۹ر دسمبر۔ ایک امریکن نامہ نگار نے نیپلز سے براڈکاسٹ کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ اتحادی روم میں اپریل سے پہلے نہیں پہنچ سکتے۔ نامہ نگار نے یہ رائے ظاہر کرتے ہوئے کہ اٹلی کی جنگ میں دشمن کے مورچے آسانی سے نہیں چھیڑے جاسکتے۔ کہا کہ روم پر قبضہ برطانوی اور امریکن پیادہ فوجوں کی قربانی سے ہی ہو سکتا ہے۔

منشی گنج ۲۹ر دسمبر۔ سارے منشی گنج سب ڈویژن میں ملیریا، چیچک اور ہیضہ نے تباہی مچادی ہے۔ غیر سرکاری اندازہ کے مطابق اسوقت تک بھوک اور بیماریوں سے ۶۰ ہزار موتیں ہو چکی ہیں۔

لنڈن ۲۹ر دسمبر۔ آزاد یوگوسلاف ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جرمن جنگی جہاز ڈلمیشیا غرق کردیا گیا ہے۔ یہ بھی اعلان کیا گیا ہے۔ کہ چار دن کی گھمسان کی جنگ کے بعد آزاد فوجوں نے جزیرہ کورٹولا خالی کردیا۔